السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اپنی ماہانہ تنخواہ سے بچا کر کچھ رقم جمع کرتا رہتا ہوں، کیا اس مال پر زکوۃ واجب ہے ؟ یاد رہے میں نے یہ مال گھر بنانے اور حق مہر ادا کرنے کی نیت سے جمع کیا ہے کیونکہ میں ان شاء اللہ عنقریب شادی کرنا چاہتا ہوں ۔ میں کئی سالوں سے یہ رقم ایک بینک میں جمع کر رہا ہوں کیونکہ میرے پاس مال رکھنے کے لئے اور کوئی جگہ نہ تھی، بینک میرے حساب میں نفع (یعنی سود) بھی شامل کرتا رہا لیکن میں نے بینک سے اپنی خالص جمع شدہ رقم نکلوالی اور نفع نہ لیا بلکہ اسے بینک ہی میں چھوڑ دیا جو کہ اب تک میرے حساب میں لکھا ہوا ہے کیا یہ رقم لے کر میں صدقہ کردوں یا بینک میں ہی چھوڑ دوں یا کیا کروں ؟ کیا میں یہ رقم ایک ایسے گھر کو دے سکتا ہوں جو بے حد ضرورت مند ہے کیونکہ اس گھر میں کمانے والا کوئی نہیں یا یہ رقم کسی فلاحی ادارے کو دے سکتا ہوں ؟ رہنمائی فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شادی کرنے یا گھر بنانے کی نیت سے جو مال جمع کیا جائے اس پر بھی زکوۃ واجب ہے جب کہ مال نصاب کے بقدر ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے خواہ مال سونا، چاندی ہو یا کرنسی نوٹ ہوں ۔ وجوب زکوۃ پر دلالت کرنے والے دلائل سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جب مال نصاب کے مطابق ہو اور ایک سال کی مدت گزر جائے تو بغیر زکوۃ کسی استثناء کے واجب ہے !

سودی بینکوں میں مال رکھنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بھی گناہ اور سرکشی کے کام پر اعانت ہے ، اگر بے حد ناگزیر ضرورت کی وجہ سے ان بینکوں میں اکاونٹ رکھا جائے تو اپنی رقم پر سود نہ لیا جائے ، آپ کی طرف سے سود وصول کرنے کی شرط کے بغیر بینک نے اپنے طور پر آپ کے اکاونٹ میں جو سودی رقم جمع کر رکھی ہے اس کے بارے میں زیادہ راجح بات یہ ہے کہ اسے بینک سے لے کر فقیروں ، محتاجوں ، بیت الخلاء یا مسلمانوں کے فائدہ کے اس طرح کے دیگر کاموں میں اسے صرف کر دیا جائے کہ صورت اس سے بہتر ہے کہ اسے بینک ہی میں ان لوگوں کے لئے چھوڑا دیا جائے جو اسے برے یا کفریہ کاموں میں خرچ کریں گے ، آپ نے یہ بہت اچھا کیا کہ اس بینک سے اپنی رقم نکلوالی ہے ۔ اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ہدایت کی توفیق سے سرفراز فرمائے !

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ 261

محدث فتویٰ